# قادیانیوں کو مظلوم بنا کر پیش کیا جارہا ہے
# حکومت قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند کرے

مولانا سہیل باوا

انٹرویو: احمد خان

*گزشتہ دنوں ہفت روزہ ’’تکبیر‘‘ کراچی کے نمائندے جناب احمد خان نے تحریک ختم نبوت یورپ کے رہنماء اور مرکزی امیر ختم نبوت اکیڈمی مولانا سہیل باوا سے خصوصی انٹرویو کیا جو قارئین کی نذر ہے۔ (ادارہ)*

س: جماعت احمدیہ کے مراکز پر حملے کو ایک منظّم سازش قرار دیا جارہا ہے آپ کیا کہتے ہیں؟

ج: دیکھیں، یہ ایک منظّم سازش ہے جس کا مقصد پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنا ہے اور یہ دنیا بھر میں یہ بات عام کرنی ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق محفوظ نہیں ہیں اس کے پس پردہ وہی لوگ ملوث ہیں کہ جو قادیانیوں کو عالمی سطح پر ہمدردیاں دلوارہے ہیں اس میں وہ لوگ بھی شامل ہوگئے ہیں جو خود کو ترقی پسند سیکولر اور لبرل قرار دیتے ہیں اور یہ پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ پاکستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں حالانکہ اس میں صداقت نہیں ہے۔ خود جماعت احمدیہ کے سربراہ نے حال ہی میں کہا کہ پاکستان بنانے میں سب سے زیادہ کردار احمدیوں کا ہے مگر انہیں حقوق نہیں مل رہے۔ اس دعوی کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے پاکستان کو کبھی دل سے تسلیم نہیں کیا ہے۔ موجودہ دور میں بھی قادیانی ۱۹۴۷ء والے الہام کی روشنی میں اپنے مذہبی عقیدے کی تکمیل کے لیے کوشاں ہیں یہ پاکستان میں ثقافت کے نام پر دین سے بیزاری کا ماحول پیدا کرنا، مذہبی منافرت کو عام کرنا، لسانی عصبیتوں کو ہوا دے کر پاکستان میں صوبائی تعصب پیدا کرنا، ماڈرن ازم اور وسیع النظری کی آڑ میں مذہب کا مذاق اڑانے کی کوشش میں لگے ہوئے انھوں نے پاکستان کو کس حد تک تسلیم کیا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ انھوں نے آج تک جتنے مردے دفن کیے ہیں سب امانتاً رکھے ہیں تا کہ اکھنڈ بھارت جیسا خوف ناک خواب شرمندۂ تعبیر ہونے کی صورت میں انہیں قادیان دفن کیا جاسکے اور ان تمام قبروں پر اس قسم کی عبارت کے کتبے آج بھی درج ہیں۔ یہ وصیت گاندھی کے قاتلوں سے ملتی ہے کیوں کہ انھوں نے بھی وصیت کی تھی کہ ہماری راکھ کو اکھنڈ بھارت بننے کے بعد دریائے سندھ میں بہایا جائے۔

س: مگر آج تک جماعت احمدیہ کی جانب سے پاکستان کے خلاف کبھی کوئی بات آن دی ریکارڈ سامنے نہیں آسکی۔

ج: نہیں ایسا نہیں ہے قادیانی میڈیا پر بار بار یہ بات دہرائی جارہی ہے کہ پاکستان میں امن اس وقت تک ممکن نہیں، جب تک توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا قانون ختم نہیں کیا جائے گا، جب آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور صدر صاحب نے بھی اس کی توثیق فرمادی تو مرزا ناصر احمد قادیانی بڑا سیخ پا ہوا، اور پمفلٹ بعنوان امام جماعت احمدیہ کا آزاد کشمیر کی قرارداد پر تبصرہ شائع کرکے اپنے غیظ وغضب کا اظہار کیا۔ اس کتابچہ میں اس نے نہ صرف آزاد کشمیر اسمبلی کے ارکان پر غصہ اتارا بلکہ حکومت پاکستان کو بھی دھمکیاں دیں۔ اس میں مرزا ناصر نے اپنے دادا آنجہانی مرزا قادیانی کی زبان میں پیش گوئی بھی رقم فرمائی اور کہا کہ اس قسم کے فساد (قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے) کے نتیجہ میں پاکستان قائم نہیں رہیگا لیکن یہ مرزا ناصر کی خام خیالی تھی اور آج بھی قادیانی جماعت خوش فہمی کا شکار ہے، پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اللہ کے فضل وکرم سے پاکستان آج بھی قائم ودائم ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا۔

س: لاہور میں ہونے والے افسوسناک واقعہ کے بعد مغربی دنیا بالخصوص برطانیہ میں اس کا کیا ردعمل سامنے آیا؟

ج: دیکھیں یہاں کی حکومت تو ایسے معاملات میں محتاط ردعمل ہی ظاہر کرتی ہے ہم نے اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی ہے لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے خود مجھے ذاتی طور لندن دفتر ختم نبوت میں کئی فون کالز موصول ہوئیں جس میں نام بتائے بغیر دھمکی دی گئی کہ تم لوگوں نے مسیح موعود کا انکار کرنے کی وجہ سے اپنے اوپر عذاب مسلط کردیا ہے اب دیکھو تم اور تمھارے ملاؤں کا پاکستان میں کیا حشر ہونے والا ہے، اور اس کے بعد علامتی طور ایک کفن کا تھان بھی موصول ہوا میرے نام پر۔ اپنی فرضی مظلومیت کا جھوٹا پروپیگنڈہ کرنا بھی قادیانیوں کی ایک خاص عادت ہے، جو لوگ قادیان میں ایک فرضی محمد رسول اللہ کھڑا کرنے سے نہیں شرماتے ان کو خلاف واقعہ غلط پروپیگنڈہ کرنے سے کیا عار ہوسکتی ہے؟

س: پاکستان کے آئین میں اقلیتوں کو جو حقوق دیے گئے ہیں وہ حقوق تو احمدیوں کا حق ہیں انہیں اپنے عقیدے کا پرچار کرنے کا حق تو حاصل ہے نہ؟

ج: جی جو حق قانون اور آئین میں ہے اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے ان کی تقریروں کی کیسٹیں پاکستان میں درآمد کی جاتی ہیں، اور قادیانی حلقوں میں کھلے بندوں تقسیم کی جاتی ہیں باوجود اس کے اس میں پاکستان اور ملک کی مذہبی قیادت حتی کہ پاکستان کے آئین قانون ساز اسمبلی سے متعلق ایسے الزامات ہوتے ہیں کہ جو ملک اور آئین سے غداری اور مذہبی منافرت پھیلانے کے سبب بن سکتے ہیں مگر حکومت کی طرف سے ان کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا، اور نہ پاکستان کے خلاف نفرت وبغاوت پھلانے کے جرم میں کسی قادیانی سے باز پرس کی گئی ہے، بلکہ اس کے برعکس قادیانی اونچے اونچے مناصب پر بدستور براجمان ہیں، جہاں کوئی بڑا افسر قادیانی ہے، وہ اپنے مذہب کے افراد کے ساتھ ترجیحی سلوک کرتا ہے یقین کیجیے مسلمان ان کے ہاتھوں حیران و پریشان

ہیں، پاکستان کے سائنسی مراکز میں، جو پاکستان کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں وہاں قادیانیوں کی کھیپ کی کھیپ موجود ہے، میں صحافی برادری سے درخواست کرتا ہوں کہ پورے ملک کی ملازمتوں کا آپ لوگ سروے کرلیں، معلوم ہوجائے گا کہ قادیانی ہرجگہ اوراہم عہدوں پر مسلط ہیں، اوراپنے کوٹے سے سوگناہ زیادہ حصے پر قابض ہیں، یہ ہے قادیانیوں کی وہ مظلومیت جس کا ڈھنڈورا آج کل امریکہ اور برطانیہ میں کررہے ہیں۔

س: پاکستان میں کام کرنے والی انسانی حقوق کی تنظیمیں اورکئی لکھنے والے آپ کی اس رائے سے اتفاق نہیں کرتے؟

ج: دیکھیں یہ ایک حقیقت ہے آج میڈیا آزاد ہے وہ پوری طرح چھان بین کرلے ہر بات سامنے آجائے گی بدقسمتی سے پاکستان میں موجود ایک لابی جوخودکوترقی پسند اور سیکولر قرار دیتی ہے وہ اسلام کے خلاف ہونے والے ہرعمل کی حمایت اپنی بنیادی حق تصور کرتے ہیں قادیانی جماعت پاکستان کے خلاف ملحد اور لادین طاقتور سے گٹھ جوڑ کررہی ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں ملحد اور کمیونسٹ قسم کے لوگ قادیانیوں کی حمایت میں بیانات جاری کررہے ہیں۔

س: یہ قادیانیوں کی اندرونی کیفیت کا کل نقشہ بیان کیا میں نے آپ سے، لیکن ہم حکومت سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کو پاکستان کے خلاف زہر اگلنے اور دھمکیاں دینے کے باوجود کس طرح لائق اعتماد سمجھا جاسکتا ہے؟ اوران کے پاکستان میں پہلی بار قادیانیوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا ہے جماعت احمدیہ نے اس حوالے سے اپنا مقدمہ مغربی دنیا کے سامنے رکھا ہے کیا یہ پاکستان پر دباوڈلوانے کا سبب نہیں بنے گا؟

ج: لاہور میں جو دہشت گردی کی جو واردات ہوئی اس کے پیچھے بھی بعض ایسے عناصر کارفرما دکھائی دیتے ہیں جو قادیانیوں کو مظلوم ثابت کر کے اسلامیان پاکستان کے خلاف بھیانک سازش کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں۔ قادیانی اہل مغرب کے سامنے اپنی مظلومیت کا رونا روکر غیرمسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترمیم کوختم کرانے کی بھیک مانگنے کی کوشش میں ہیں۔ مرزائی حضرات بیک وقت کئی کھیل کھیلتے ہیں۔ ایک طرف مذہب اوراس کی تبلیغ کی آڑلیکرایک خالص مذہبی جماعت ہونے کے دعویدار ہوتے ہیں۔ دوسری طرف ان کے سیاسی عزائم اورمنصوبے نہایت شدت سے اورمنظّم طریقے سے جاری رہتے ہیں۔ اوراگرکہیں مسلمانوں کی اکثریت انکے سیاسی مشاغل اورارادوں کا محاسبہ کرے تو ایک مظلوم مذہبی اقلیت کا رونا روکر عالمی ضمیر کو معاونت کیلئے پکارتے ہیں۔ حالیہ واقعات میں لندن اورامریکہ میں بیٹھ کر قادیانی جماعت کا واویلا اوراس کے جواب میں مغربی دنیا کی چیخ وپکار اسی تکنیک کی واضح مثال ہے۔ مذہب اورسیاست کے اس دوطرفہ ناٹک میں اصل حقیقت نگاہوں سے مستور ہوجاتی ہے اورحقائق سے بیخبر دنیا سمجھتی ہے کہ واقعی پاکستان کے ''مذہبی جنونی'' ایک بےضرر چھوٹی سی اقلیت کو کچلنا چاہتے ہیں لیکن واقعات اورحقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔

س: جماعت احمدیہ کی جانب سے مرزا مسرور احمد نے جو پالیسی بیان دیا ہے اس میں اس واقعہ کی ذمہ داری ختم

نبوت اور علماء پر ڈالی ہے آپ کیا کہتے ہیں؟

ج: یہ سراسر لغو بیان ہے اس واقعہ میں رنگے ہاتھوں گرفتار ہونے والے دہشت گرد حکومت کے پاس ہیں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جو دہشت گرد ہیں اور جوان کے ماسٹر مائنڈ ہیں انھیں دنیا کے سامنے لائے تا کہ یہ بات واضح ہو سکے کہ اس کے پس پردہ کون لوگ ہیں تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے کبھی تشدد کا راستہ اختیار نہیں کیا برصغیر میں تحفظ ختم نبوت کی پوری جدجہد میں کوئی مثال ایسی نہیں ملتی جب ختم نبوت کے کارکنوں اور رہنماؤں نے قتل وغارت اور تشدد کا راستہ اختیار کرنے کی کوشش کی ہو یا عندیہ دیا ہو۔ یہی وجہ ہے ۱۹۷۴ء میں آئینی جدجہد کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا گیا۔

س: لاہور کے واقعہ کو کیا فرقہ وارانہ قرار دیا جاسکتا ہے؟

ج: نہیں قادیانیوں کا مسلمانوں کے کسی فرقے سے کوئی تعلق نہیں۔ قادیانی خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں ان کا اور مسلمانوں کا مذہب ایک نہیں ہے، لہذا اسے فرقہ وارانہ واقعہ کسی صورت نہیں قرار دیا جاسکتا۔

س: پاکستان کی جماعت احمدیہ کے ذمہ داروں نے خود کو میڈیا پر احمدی مسلمان قرار دیا جبکہ پاکستان کے آئین کی رو سے احمدی غیر مسلم ہیں آپ کیا کہتے ہیں؟

ج: جنرل محمد ضیاالحق مرحوم نے قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکنے کے لئے اور قانون میں ترمیم کے لئے ایک آرڈی نینس بنام قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیاں (امتناع تعزیرات) ۱۹۸۴ء نافذ کیا تھا۔ یہ آرڈی ننس ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو نافذ کیا گیا تھا۔

تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸ بی کے تحت قادیانی گروپ لاہوری گروپ کے کسی بھی ایسے شخص کو جو زبانی یا تحریری طور پر یا کسی فعل کے ذریعے مرزا غلام احمد کے جانشینوں یا ساتھیوں کو ''امیر المؤمنین'' یا ''صحابہ'' یا اس کی بیوی کو ''ام المؤمنین'' یا اس کے خاندان کے افراد کو ''اہل بیت'' کے الفاظ سے پکارے یا اپنی عبادت گاہ کو ''مسجد'' کہے، تین سال کی سزا اور جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔ اس دفعہ کی رو سے قادیانی گروپ، لاہوری گروپ یا احمدیوں کے ہر اس شخص کی بھی یہی سزا ہوگی جو اپنے ہم مذہب افراد کو عبادت کے لئے جمع کرنے یا بلانے کے لئے اُس طرح کی اذان کہے یا اُس طرح کی اذان دے جس طرح کے مسلمان دیتے ہیں۔ اسی طرح دفعہ ۲۹۸۔سی کا تعزیرات پاکستان کی رو سے دونوں گروپوں میں سے ہر ایسا شخص جو بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے اور اپنے عقیدہ کو اسلام کہے یا اپنے عقیدے کی تبلیغ کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی انداز میں مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرے اس سزا کا مستحق ہوگا۔ اور اسی آرڈی نینس نے قانون فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۹۹۔اے میں بھی ترمیم کردی ہے جس کی رو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ ایسے اخبار، کتاب اور دیگر دستاویز کو جو کہ تعزیرات پاکستان میں اضافہ شدہ دفعہ

کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شائع کی گئی، کو ضبط کرسکتی ہے۔اسی آرڈی نینس کے تحت پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈی نینس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ میں بھی ترمیم کردی گئی ہے جس کی رو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ ایسے پریس کو بند کردے جو تعزیرات پاکستان کی اس نئی اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی کتاب یا اخبار چھاپتا ہے۔اس اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کردے جو دفعہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ہر اس کتاب یا اخبار پر قبضہ کرلے جس کی چھپائی یا اشاعت پر اس دفعہ کی رو سے پابندی ہے اب اس کے بعد جماعت احمدیہ اور قادیانیوں کی آئینی حیثیت واضح ہوجاتی ہے یہ کسی طرح بھی مسلمان ہیں نہ مسلمانوں کے کسی گروہ فرقے سے ہیں لہذا ان کی جانب سے خود کو احمدی مسلمان قرار دینا ائین پاکستان سے انحراف اور شریعت مطہرہ کی توہین ہے۔

س: ختم نبوت تحریک کی جانب سے لاہور کے واقعہ کی مذمت کی گئی ہے تاہم جماعت احمدیہ کی جانب سے اس پر انتہائی کڑی تنقید سامنے آئی اور یہ کہا جارہا ہے کہ حکومت پر دباؤ ڈالا جارہا ہے وہ جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں پر عائد غیر اعلانیہ پابندی ختم کرے آپ کیا کہتے ہیں؟

ج: اگر حکومت نے امتناع قادیانیت آرڈینس میں تبدیلی کی تو حکومت نہیں رہے گی ملک بھر کے عوام ایسے حکمرانوں کو برداشت نہیں کریں گے کہ جو توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب افراد کو مسلمان قرار دئیں ہم سمجھتے ہیں حکومت اس حوالے سے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائی گی۔

س: پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے ایسے میں کیا مزید کسی قانون کی ضرورت ہے؟

ج: قادیانی ایک طرف اقلیتی حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں اور دوسری طرف اپنے آپ کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے۔ پاکستان میں اقلیتوں کو جو حقوق حاصل ہیں وہ آج کی دور میں مہذب کہلانے والے ممالک سے کسی طور پر کم نہیں تمام اقلیتوں کو ہر قسم کے شہری حقوق حاصل ہے۔میں صرف صدرِ مملکت جناب آصف علی زرداری صاحب اور وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی صاحب سے درخواست کرتا ہوں جو عناصر قادیانیوں کو مظلوم ثابت کرنے کی بھونڈی کوشش کررہے ہیں، یہی لوگ ملک کے دیگر شہروں میں بھی حملے کراسکتے ہیں، لہذا حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ تمام اقلیتوں کی عبادت گاہوں کے حوالے سے سیکورٹی کا مناسب بندوبست کیا جائے تاکہ اہل مغرب کے سامنے ان کو مظلوم بننے کا موقع نہ مل سکے اور نہ ہی غیر ملکی مداخلت سازش کامیاب ہوسکے۔قادیانی آئین میں دی گئی اپنی حقیقت کو ماننے سے انکاری ہیں اور سپریم کورٹ کے فیصلے کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔اس صورتحال میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائے تاکہ ملک بھر میں کہیں بھی لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا نہ ہو۔حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ قانون پر عملدرآمد ہی اصل قانون ہے۔

س: برطانیہ سمیت سارے یورپ میں قادیانی خود کو احمدی مسلمان قرار دیتے ہیں اور مغربی حکومتیں اورادارے بھی

انہیں مسلمان تسلیم کرتے ہیں ختم نبوت نے اس حوالے سے کیا اقدامات کیے ہیں؟

ج: مغربی حکومتیں اس بات سے واقف ہیں کہ پوری دنیا کے مسلمان ان کو غیر مسلم اقلیت سمجھتے ہیں حتی مسلمان قادیانیوں کو مسلم قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتے ۔ابھی حال ہی میں برطانیہ میں مسلمان علماء، سیاسی، مذہبی، اور مختلف مکاتب فکر نے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے پر دستخط کئے اور یہاں کی انتظامیہ کو آگاہ کیا ہے اور ہم پاکستان کی طرح پر امن طریقے پر اپنی جد وجہد اور اپنی آواز برطانیہ کی پارلیمنٹ تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں قادیانیوں کو مسلمانوں کا ٹریڈ مارک استعمال کرنے سے روکا جائے اور مزید اقدامات کر رہے ہیں وقت آنے پر بات سامنے آجائے گی ان شاء اللہ۔

س: ختم نبوت پاکستان کے کئی نامور قائدین شہید کردیے گئے اور آج تک قاتل بے نقاب نہیں ہوئے آپ کیا کہتے ہیں؟

ج: میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں لیاقت علی خان مرحوم سے لیکر ضیاء الحق مرحوم اور حکیم سعید مرحوم، مرتضٰی بھٹو مرحوم، بے نظیر بھٹو مرحومہ اور اب تک کتنے پاکستان کے شہری لقمہ اجل بن چکے ہیں کیا ان کے قاتلوں کو بے نقاب یا گرفتار کیا گیا نہیں ۔ اگر لیاقت علی خان کے قاتلوں کو گرفتار کر لے تو یہاں تک نوبت نہیں آتی لیکن میں صرف ختم نبوت پاکستان کے نامور قائدین کی بات نہیں کرتا بلکہ لیاقت علی خان مرحوم سے لیکر ضیاء الحق مرحوم اور حکیم سعید مرحوم، مرتضٰی بھٹو مرحوم، بے نظیر بھٹو مرحومہ اور پاکستان کے ایک ایک شہری کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کرتا ہوں۔

س: ضیاء الحق نے قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکنے کے لئے اور قانون میں ترمیم کے لئے جو آرڈی نینس بنام قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیاں (امتناع تعزیرات) ۱۹۸۴ء جو نافذ کیا تھا کیا آپ سمجھتیں ہیں کہ وہ فوجی آمریت کا نتیجہ تھا؟

ج: نہیں بالکل نہیں ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے ذریعہ قایانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، اور بھٹو مرحوم نے اس وقت وعدہ بھی کیا تھا کہ اس آئینی ترمیم کے تقاضوں کو بروئے کار لانے کے لئے قانون سازی بھی کی جائے گی لیکن بھٹو صاحب اس وعدہ کو ایفا نہیں کر سکے یوں ۱۹۷۴ آئینی ترمیم بھی عملاً غیر موثر اور بے کار ہو کر رہ گئی تھی پھر یہ وعدہ کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے ضیاء الحق مرحوم کے ذریعہ یہ آرڈی نینس ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے تقاضوں کو قانونی شکل دے کر نہ صرف ملت اسلامیہ کے دیرینہ مطالبہ کو پورا کر دیا بلکہ قادیانیوں کی روز افزوں شرارتوں کا سدباب کر دیا جس پر پوری ملت اسلامیہ نے ہدیہ تبریک پیش کی ۔ یہ آرڈی نینس، قادیانیت کے لئے انتہائی نرم درجے کا اقدام ہے بلکہ ہلکے سے ہلکا اور کم سے کم درجے کا اقدام قرار دیا جاسکتا ہے۔ جزاک اللہ